سپریم کورٹ رپورٹس (1997) Supp. 6 ایس سی آر

پی۔ سراڈا

بنام

کمشنر آف انکم ٹیکس (سینٹرل)، مدراس

9 دسمبر 1997

[سوہاس سی۔ سین اور کے۔ وینکٹا سوامی، جسٹسز]

انکم ٹیکس ایکٹ، :1961 دفعہ 2(22)(ای)

انکم ٹیکس - منافع سمجھا جاتا - تخمیناً سال 74-1973 - ٹیکس دہندہ ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی میں شراکت دار تھا اور اس کے ساتھ اس کا ایک کھاتہ چل رہا تھا - ٹیکس دہندہ نے اس کھاتہ سے حد سے زیادہ رقم نکالی - منعقد: اس طرح کے اضافی رقم کی وصولی کو منافع سمجھا جاتا ہے - بعد میں ادائیگی یا ایڈجسٹمنٹ، کوئی معنی نہیں رکھتا ہے۔

درخواست گزار ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی میں شراکت دار تھا اور اس کے ساتھ اس کا کھاتہ چل رہا تھا۔ تخمینہ سال 74-1973 سے متعلق مالی سال کے دوران 3.7.1972 اور 223.1973 کی مدت کے درمیان ٹیکس دہندگان نے کل 93,027 روپے کی رقم نکالی تھی۔ مادی وقت میں ٹیکس دہندہ کے پاس کمپنی کے ساتھ اس کے کھاتہ میں کوئی جمع رقم نہیں تھا۔ ایم۔ جس نے ٹیکس دہندہ کو کچھ رقم دی تھی، نے کمپنی کو ایک خط لکھا جس میں ہدایت دی گئی تھی کہ وہ ٹیکس دہندگان کو اس کے کھاتہ سے ایک لاکھ روپے کی رقم فراہم کرے۔ تاہم، مالی سال کے آخری دن تک ایم کے کھاتہ کو ڈیبٹ نہیں کیا گیا تھا۔ انکم ٹیکس افسر (آئی ٹی او) نے مذکورہ اضافی رقم نکالنے کو انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 2(22)(ای) کے تحت منافع سمجھا۔

درخواست گزار نے دلیل دی کہ اضافی رقم کمپنی کے کھاتہ سے نہیں بلکہ کمپنی کی کتابوں میں ایم کے کریڈٹ میں موجود رقم سے نکالی گئی تھی اور اس لئے مذکورہ اضافی رقم کو ڈیویڈنڈ نہیں سمجھا جاسکتا ہے۔ٹیکس دہندگان کی اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر سے رجوع کرنے کی اپیل مسترد کردی گئی۔تاہم، مزید اپیل پر ٹریبونل نے ٹیکس دہندگان کے کیس کو برقرار رکھا۔ہائی کورٹ نے ریفرنس کا جواب نفی میں اور ریونیو کے حق میں دیا۔لہٰذا یہ اپیل۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے اس عدالت نے

منعقد 1.1 : اپیل کنندہ کی جانب سے کمپنی سے نکالی گئی رقم کمپنی کی جانب سے شراکت دار کو قرض یا ایڈوانس دینے کے مترادف تھی۔انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 2(22)(ای) کے تحت قانونی افسانہ اس وقت منظر عام پر آیا جب کمپنی نے درخواست گزار کو رقم ادا کی۔ٹیکس دہندگان کو ان تاریخوں پر منافع حاصل کرنے والا سمجھا جانا چاہئے جس پر اس نے کمپنی سے مذکورہ رقم نکالی تھی۔ہوسکتا ہے کہ کمپنی سے لیا گیا قرض یا پیشگی رقم بالآخر واپس یا ایڈجسٹ کی گئی ہو لیکن اس سے اس حقیقت میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی کہ قانون کی نظر میں ٹیکس دہندہ نے متعلقہ مالی سال کے دوران کمپنی سے منافع حاصل کیا تھا۔[329-ای-ایف]

شریمتی ترولتا شیام بنام سی آئی ٹی، 108 آئی ٹی آر 345 پر بھروسہ کیا۔

1.2۔ فوری معاملے میں، ٹیکس دہندگان نے 3-7-1972 اور 22-3-1973 کے درمیان مختلف تاریخوں پر اضافی رقم نکالی جب ایم کے کھاتہ کو ڈیبٹ نہیں کیا گیا تھا۔اس کے نتیجے میں ٹیکس دہندگان کا کھاتہ حد سے زیادہ واپس لے لیا گیا۔مالی سال کے آخری دن کچھ ایڈجسٹمنٹ کی گئی تھی لیکن اس سے اس پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی کہ ٹیکس دہندگان نے 3-7-1972 اور 22.3.1973 کے درمیان کمپنی سے کل 93,027 روپے کی رقم حاصل کی تھی جب کمپنی کے ساتھ ان کے کھاتہ میں کوئی جمع رقم نہیں تھا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ کمپنی کی جانب سے ٹیکس دہندگان کو دی جانے والی ان پیشرفتوں کو ان تاریخوں پر ادا کیے جانے والے منافع کے طور پر سمجھا جائے گا جب رقم نکالنے کی اجازت دی گئی تھی۔مالی سال کے آخری دن کیے گئے کھاتہ کی بعد میں کی جانے والی ایڈجسٹمنٹ سے اس پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی کہ ٹیکس دہندگان نے کمپنی سے مذکورہ رقم نکالنے کے بعد مختلف تاریخوں پر تصوراتی منافع حاصل کیا تھا۔
[330-اے-سی]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1987 کی دیوانی اپیل نمبر 649 (این ٹی)۔

1979 کے ٹی سی نمبر 1258 میں مدراس عدالت عالیہ کے 3.7.84 کے فیصلے اور حکم سے۔

ٹی۔اے۔رام چندرن اور محترمہ جانکی رام چندرن،سی اے نمبر 649/8 7 اور سی اے نمبر 3894-95/84 میں اپیل کنندہ کے لئے۔

مدعا علیہ کی طرف سے کے۔این۔شکلا،کے۔این۔ناگپال اور بی۔کے۔پرساد۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

سین،جسٹس۔ درخواست گزار،مس۔پی شاردا،میسرز یونیورسل ریڈیایٹرز پرائیویٹ لمیٹڈ (اس کے بعد "کمپنی" کے طور پر جانا جاتا ہے) کی ایک بڑی شراکت دار ہیں۔یہ ایک ایسی کمپنی ہے جس میں عوام کو کافی دلچسپی نہیں تھی۔سال 74-1973 کے لئے درخواست گزار کا جائزہ مکمل کرتے ہوئے انکم ٹیکس افسر نے پایا کہ 3.7.1972 سے 22.3.1973 کی مدت کے دوران اس نے کمپنی سے کل 93,027 روپے نکالے تھے۔درخواست گزار کا کمپنی کے ساتھ چلنے والا کھاتہ تھا۔مادی وقت میں کمپنی کے ساتھ اس کے کھاتہ میں کوئی کریڈٹ بیلنس نہیں تھا۔اس اضافی رقم کو انکم ٹیکس افسر نے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 2(22)(ای) کے تحت دو بنیادوں پر ڈیویڈنڈ سمجھا :(1) ٹیکس دہندگان کے پاس مادی وقت میں مذکورہ کمپنی کے کھاتہ میں کوئی کریڈٹ بیلنس نہیں تھا۔اور (2) کمپنی کا کافی جمع شدہ منافع تھا جس سے ٹیکس دہندہ کی طرف سے اضافی رقم نکالی گئی تھی۔انکم ٹیکس افسر نے درخواست گزار کی آمدنی کی گنتی میں 93,027 روپے کی اس رقم کو شامل کیا۔ٹیکس دہندگان کی اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر سے رجوع کرنے کی اپیل مسترد کر دی گئی۔تاہم،مزید اپیل پر ٹربیونل نے ٹیکس دہندگان کے کیس کو برقرار رکھا۔

ٹربیونل نے کہا کہ اپیل کنندہ کی جانب سے نکالی گئی رقم کو ایک اور شراکت دار جناب اے سی مہیش کے کریڈٹ میں موجود رقم سے ادا کیا جائے گا نہ کہ کمپنی کے جمع شدہ منافع میں سے۔نابالغ مہیش کے والد جناب

اے پی مادھون کے ذریعہ 3.4.1972 کو لکھے گئے ایک خط پر ٹریبونل نے بھروسہ کیا۔اس خط میں مادھون نے کمپنی کو ہدایت دی تھی کہ وہ ٹیکس دہندگان مس پی سرداکو ان کے کھاتہ سے ایک لاکھ روپے کی رقم فراہم کرے۔ٹریبونل نے پایا کہ مہیش پر ٹیکس دہندگان کا کچھ پیسہ واجب الادا تھا اور چونکہ مہیش نے کمپنی میں اپنے جمع رقم میں سے ٹیکس دہندگان کو واجب الادا رقم کی ادائیگی کی ہدایت دی تھی،لہٰذا ٹیکس دہندگان کے ذریعہ نکالی گئی رقم کو مہیش کے کھاتہ سے نکالنے کے طور پر سمجھا جانا چاہئے نہ کہ کمپنی کے جمع شدہ منافع سے۔

انکم ٹیکس کمشنر کے کہنے پر قانون کا مندرجہ ذیل سوال انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 256(1) کے تحت عدالت عالیہ کو بھیجا گیا۔

انہوں نے کہا،' کیا حقائق اور معاملے کے حالات کو دیکھتے ہوئے اپیلٹ ٹریبونل کا یہ کہنا درست ہے کہ میسرز یونیورسل ریڈی ایٹرز پرائیویٹ لمیٹڈ سے ٹیکس دہندگان کی جانب سے 93,027 روپے کی رقم نکالنے کا اندازہ انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 2(22)(ای) کے تحت نہیں لگایا جاسکتا۔

عدالت عالیہ نے اس سوال کا جواب نفی میں اور ریونیو کے حق میں دیا۔

عدالت عالیہ نے اس حقیقت کا نوٹس لیا کہ متعلقہ تخمینہ سال 1973-74 کے لئے کھاتے کی مدت 1.4.1972 سے 31.3.1973 تھی۔ٹیکس دہندہ کمپنی کا کافی حصص دار تھا اور 22.3.1973 تک کمپنی سے فنڈز حاصل کر رہا تھا۔ٹیکس دہندگان کی جانب سے کی گئی مختلف رقم کے نتیجے میں ان کا کریڈٹ بیلنس مکمل طور پر ختم ہوگیا تھا اور درحقیقت کمپنی کے ساتھ ان کے کھاتہ میں 22.3.1973 تک 1,831.14 روپے کی اضافی رقم نکالی گئی تھی۔اس ڈیبٹ بیلنس کے باوجود ٹیکس دہندگان نے 3.7.1972 سے 22.3.1973 کے درمیان چودہ مختلف تاریخوں پر مجموعی طور پر 93,027 روپے کی رقم نکالی۔واپسی کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

3,7.72″	1,831.14روپے (اضافی رقم نکالنا)
3.8.72	5,000.00روپے
2.9.72	5,000.00روپے
12.9.72	7,998.00روپے
3.10.72	5,000.00روپے
3.11.72	5,000.00روپے
1.12.72	5,000.00روپے
11.12.72	7,998.00روپے
18.12.72	4,749.00روپے
18.12.72	8,522.00روپے
2.1.73	5,000.00روپے
3.2.73	5,000.00روپے
5.3.73	5,000.00روپے
9.3.73	7,999.00روپے
17.3.73	10,000.00روپے
22.3.73	3,930.00روپے
	93,027.00″روپے

ٹیکس دہندگان کے مطابق رقم کمپنی کے کھاتہ سے نہیں بلکہ کمپنی کی کتابوں میں مہیش کے کریڈٹ سے نکالی گئی تھی۔ عدالت عالیہ نے نشاندہی کی کہ 3.4.1972 کے مبینہ خط کو کمپنی نے صرف اسی پر نافذ کیا تھا۔ 31.3.1973 مہیش کے کھاتہ سے ایک لاکھ روپے کی رقم نکال کراور اسے ٹیکس دہندگان کے کھاتہ میں جمع کر کے۔ لیکن ٹیکس دہندگان نے 3.7.1972 سے 22.3.1973 کے درمیان کمپنی سے مستقل اور باقاعدگی سے رقم واپس لے لی تھی۔ یہ رقم مہیش جمع رقم کو ڈیبٹ کر کے نہیں نکالی گئی تھی جو31.3.1973 تک برقرار رہی۔ عدالت عالیہ نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ٹیکس دہندگان کے ذریعہ کی گئی مختلف رقم کمپنی کے جمع شدہ منافع میں سے تھی۔

ہمیں عدالت عالیہ کے استدلال میں کوئی غلطی نظر نہیں آتی۔

دفعہ 2(22)(ای) جیسا کہ مادی وقت میں بیان کیا گیا تھا، ڈیویڈنڈ میں شامل ہے کہ "کسی کمپنی کی طرف سے کوئی ادائیگی، ایسی کمپنی نہیں جس میں عوام کافی دلچسپی رکھتے ہیں، کسی شراکت دار کو ایڈوانس یا قرض کے طور پر کوئی رقم، ایک ایسا شخص ہونا جو کمپنی میں کافی دلچسپی رکھتا ہے...... اس حد تک جس حد تک کمپنی..... جمع شدہ منافع رکھتا ہے"۔ فوری معاملے میں اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اپیل کنندہ کی کمپنی میں کافی دلچسپی تھی۔ کمپنی کی نوعیت بھی متنازعہ نہیں ہے۔

مندرجہ بالا حقائق سے، ایسا لگتا ہے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے کمپنی سے نکالی گئی رقم کمپنی کی طرف سے شراکت دار کو قرض یا پیشگی رقم دینے کے مترادف تھی۔ جیسے ہی کمپنی کی جانب سے درخواست گزار کو رقم ادا کی گئی، قانونی افسانہ منظر عام پر آ گیا۔ ٹیکس دہندگان کو ان تاریخوں پر منافع حاصل کرنے والا سمجھا جانا چاہئے جس پر اس نے کمپنی سے مذکورہ رقم نکالی تھی۔ ہوسکتا ہے کہ کمپنی سے لیا گیا قرض یا پیشگی رقم بالآخر واپس یا ایڈجسٹ کی گئی ہو لیکن اس سے اس حقیقت میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی کہ قانون کی نظر میں ٹیکس دہندگان نے متعلقہ کھاتہ نگ مدت کے دوران کمپنی سے منافع حاصل کیا تھا۔

اس عدالت نے شریمتی تانت لتا شیام اور دیگران بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، مغربی بنگال، 108 آئی ٹی آر 345 کہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 2(6اے)(ای) کے معاملے میں یہ فیصلہ سنایا تھا۔ کے ذریعہ تشکیل کردہ قانونی فکشن کمپنی کے ذریعہ شراکت دار کو ایڈوانس یا قرض کی ادائیگی کے وقت نافذ العمل ہوگا۔ مقننہ نے دانستہ طور پر قرض یا ایڈوانس یا اس کے بقیہ بقایاجات کو جائزے کے سال سے متعلق پچھلے سال کی آخری تاریخ پر قانونی فکشن کو بڑھانے کے لئے شرط نہیں بنایا تھا۔

اس معاملے میں، ٹیکس دہندگان نے 3.7.1972 سے 22.3.1973 کے درمیان مختلف تاریخوں پر اضافی رقم نکالی تھی جب مہیش کے کھاتہ کو ڈیبٹ نہیں کیا گیا تھا۔ اس کے نتیجے میں ٹیکس دہندگان کا کھاتہ حد سے زیادہ واپس لے لیا گیا۔ مالی سال کے آخری دن کچھ ایڈجسٹمنٹ کی گئی تھی لیکن اس سے اس پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی کہ ٹیکس دہندگان نے کمپنی سے 3.7.1972 سے 22.3.1973 کے

درمیان مجموعی طور پر 93,027 روپے کی رقم حاصل کی تھی جب کمپنی کے ساتھ ان کے کھاتہ میں کوئی کریڈٹ بیلنس نہیں تھا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ کمپنی کی جانب سے ٹیکس دہندگان کو دی جانے والی ان پیشرفتوں کو ان تاریخوں پر ادا کیے جانے والے منافع کے طور پر سمجھا جائے گا جب رقم نکالنے کی اجازت دی گئی تھی۔مالی سال کے آخری دن کیے گئے کھاتہ کی بعد میں کی جانے والی ایڈجسٹمنٹ سے اس پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی کہ ٹیکس دہندگان نے کمپنی سے مذکورہ رقم نکالنے کے بعد مختلف تاریخوں پر تصوراتی منافع حاصل کیا تھا۔

ایک نکتہ یہ اٹھایا گیا کہ عدالت عالیہ نے اس حقیقت کی دوبارہ تعریف کی ہے اور 3.4.1972 کے خط کو مسترد کر دیا ہے جسے ٹربیونل نے حقیقی تسلیم کیا تھا۔یہ دلیل دی گئی تھی کہ اس خط پر شک کرنا عدالت عالیہ کے لئے کھلا نہیں ہے۔

یہ دلیل غلط سمجھی جاتی ہے۔عدالت عالیہ نے ٹربیونل کے ذریعہ پائے گئے حقائق کی بنیاد پر کارروائی کی ہے۔اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ٹیکس دہندگان نے 3.7.1972 اور 22.3.1973 کے درمیان مختلف رقم نکالی تھی جب اس کے پاس کمپنی کے ساتھ کوئی کریڈٹ بیلنس نہیں تھا۔اسے یہ رقم ادا کرنے کے لئے مہیش کے کھاتہ کو بالکل بھی ڈیبٹ نہیں کیا گیا تھا۔مہیش کا پورا کریڈٹ بیلنس مالی سال کے آخری دن تک ویسا ہی رہا۔ٹربیونل کے ذریعے پائے گئے ان حقائق پر عدالت عالیہ نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ ٹیکس دہندگان کو مہیش کے کریڈٹ میں سے رقم ادا کی گئی تھی۔عدالت عالیہ نے ٹربیونل کے ذریعہ پائے گئے حقائق کی بنیاد پر اس معاملے کا فیصلہ مکمل طور پر کیا۔

ہمیں اس اپیل میں کوئی صداقت نظر نہیں آتی۔لاگت کے بارے میں کوئی حکم نہ ہونے کے ساتھ اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔

وی ایس ایس

اپیل خارج کر دی گئی۔